السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اوجڑی کے متعلق ہماری شریعت میں کیاہدایات ہیں یہ حلال ہے یا نہیں، ہمارے ہاں اس میں اختلاف ہے براہِ کرم کتاب وسنت کی روشنی میں ہماری راہنمائی فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے جوجانورانسانوں کےلئے حلال قراردیئے ہیں ان کے تمام اجزاء حلال اورجائز ہیں۔ ہاں، اگراللہ تعالیٰ نے خودکسی چیز کوبندوں پرحرام کردیا ہو توالگ بات ہے، جیساکہ حلال جانورکوذبح کرتے وقت اس کی رگوں سے تیزی کے ساتھ بہنے والے خون کوقرآن مجید میں حرام کیاگیا ہے اسے ''دم مسفوح'' سے تعبیر کیاگیاہے۔ اس کے علاوہ حلال جانورکی کوئی چیز حرام نہیں ہے، لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ہرحلال جانور کا ہر جزو کھانافرض ہے۔ اگرکسی حصے کے متعلق دل نہیںچاہتا تویہ اس کی مرضی ہے،تاہم اسے حرام کہنا صحیح نہیں ہے۔ اس وضاحت کے پیش نظر حلال جانورکی اوجڑی بھی حلال ہے اوراسے عام حالات میں کھانا جائزاورمباح ہے۔ شرعی طورپر اس میں حرمت کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں ایک روایت پیش کی جاتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلال جانورکے فلاں فلاں عضوکومکروہ خیال کرتے تھے۔ یہ روایات صحیح نہیں جس کی وضاحت ہم نے الحدیث مجریہ یکم نومبر2003 ء میں کی ہے۔ دراصل احناف کے نزدیک حلال جانور کابول وبرازپلید ہے چونکہ اوجڑی حلال جانورکے براز کا محل ہے، اس لئے یہ حضرات اسے مکروہ قراردیتے ہیں، حالانکہ یہ مفروضہ بھی محل نظر ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کاموقف ہے کہ جن جانوروں کاگوشت کھایا جاتا ہے ان کابول وبراز نجس نہیں ہے۔ آپ نے اس کے متعلق کئی ایک دلائل پیش فرمائے ہیں۔ ان دلائل کاتقاضا ہے کہ جن حیوانات کاگوشت کھایا جاتاہے ان کا بول وبراز نجس نہیں ہے اورنہ ہی اوجڑی اس کامحل ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔ یہ حلال جانور کاحصہ ہے۔ اسے اچھی طرح دھوکر صاف کرکے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ایسے اگرکسی کادل نہ چاہے تواسے کھانے پر مجبورنہیں کیا جاسکتا۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:391